CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 12 جون 2000ء - 8 ربیع الاول 1421 ہجری - 12 احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 131

اَحَد - اَحَد

اسلام لانے کے جرم میں حضرت بلالؓ کو ان کا آقا امیہ بن خلف سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ریت پر لٹا کر ان کے سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتا۔ اور کہتا اگر زندگی چاہتے ہو تو اللہ کا انکار کر دو مگر آپ اس حالت میں بھی احد احد کہتے چلے جاتے یہاں تک کہ حضرت ابو بکرؓ نے آپ کو اس شدید اذیت میں مبتلا دیکھا تو خرید کر آزاد کر دیا۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 9 ابن اثیر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رحمٰن اور رحیم میں فرق

الرحمٰن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا نام جو بغیر کسی عوض یا انسانی عمل، محنت اور کوشش کے انسان کے شامل حال ہوتی ہے رحمانیت ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے نظام دنیا بنا دیا' سورج پیدا کیا' چاند بنایا' ستارے پیدا کئے' ہوا' پانی' اناج بنائے۔ ہماری طرح طرح کی امراض کے واسطے شفا بخش دوائیں پیدا کیں۔ غرض اسی طرح کے ہزاروں ہزار انعامات ایسے ہیں کہ بغیر ہمارے کسی عمل یا محنت و کوشش کے اس نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر انسان ایک عمیق نظر سے دیکھے تو لاکھوں انعامات ایسے پائے گا اور اس کو کوئی وجہ انکار کی نہ ملے گی اور ماننا ہی پڑے گا کہ وہ انعامات اور سامان راحت جو ہمارے وجود سے بھی پہلے کے ہیں بھلا وہ ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟

دیکھو یہ زمین اور یہ آسمان اور ان کی تمام چیزیں اور خود ہماری بناوٹ اور وہ حالت کہ جب ہم ماؤں کے پیٹ میں تھے اور اس وقت کے قویٰ یہ سب ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟ میں ان لوگوں کا یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا جو تناسخ کے قائل ہیں مگر ہاں اتنا بیان کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر اتنے لاتعداد انعام اور فضل ہیں کہ ان کو کسی ترازو میں وزن نہیں کر سکتے۔ بھلا کوئی بتا تو دے کہ یہ انعامات کہ چاند بنایا' سورج بنایا' زمین بنائی اور ہماری تمام ضروریات ہماری پیدائش سے بھی پہلے مہیا کر دیں۔ یہ کل انعامات کس عمل کے ساتھ وزن کریں گے؟

پس ضروری طور سے یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ رحمٰن ہے اور اس کے لاکھوں فضل ایسے بھی ہیں کہ جو محض اس کی رحمانیت کی وجہ سے ہمارے شامل حال ہیں۔ اور اس کے وہ عطایا ہمارے کسی گذشتہ عمل کا نتیجہ نہیں ہیں اور کہ جو لوگ ان امور کو اپنے کسی گذشتہ عمل کا نتیجہ خیال کرتے ہیں وہ محض کوتاہ اندیشی اور جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمانیت ہماری روحانی جسمانی تکمیل کی غرض سے ہے اور کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہیں۔

الرحیم انسان کی سچی محنت اور کوشش کا بدلہ دیتا ہے۔ ایک کسان سچی محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اس کے مقابل میں یہ عادت اللہ ہے کہ وہ اس کی محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا اور بابرگ و بار کرتا ہے۔ شاذ و نادر حکم عدم کا رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 640-641)

درسِ توحید

جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات ہوئی تو صحابہ کرام پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ ان کے دلوں کو یقین نہیں آتا تھا کہ ان کا محبوب آقا جدا ہو گیا ہے۔ حضرت عمر تلوار لے کر لہرانے لگ گئے کہ جو کہے گا کہ حضورؐ وفات پا گئے ہیں۔ میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔

سیدنا حضرت ابو بکر تشریف لائے۔ حضور پر نور کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا اور کہا انا للہ.... اور مبارک پیشانی پر بوسہ دینے کے بعد بے اختیار منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ ہائے دوست رخصت ہو گیا۔ پھر سر جھکایا اور دوبارہ پیشانی کو بوسہ دے کر چہرہ مبارک ڈھانک دیا۔ اور کہا آپ کی زندگی کیا اچھی تھی اور موت بھی کیا اچھی ہے۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اور کہا۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اللہ کی قسم اللہ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ وہ موت جو مقدر تھی ہو گئی۔ لیکن آپ کے مشن پر موت کبھی وارد نہیں ہو گی۔

اس کے بعد باہر تشریف لائے جہاں حضرت عمرؓ تلوار لہرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ جو حضورؐ کی وفات کا اعلان کرے گا اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ آپ نے بڑی جرأت و بہادری سے حضرت عمرؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ علی رسلک عمر ٹھہر جاؤ۔ پھر صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ فوت ہو چکے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ خدا زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ نے فرمایا ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاتہ)

سبحان اللہ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا حضرت ابو بکرؓ نے توحید کا ہی درس دیا۔ جس توحید کے قیام کی خاطر حضور تشریف لائے تھے اور اس راہ میں بے شمار دکھ و مصائب برداشت کئے تھے۔ یہ توحید باری تعالیٰ سے پیار کا ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 112

ہر خادم دین کے لئے دعا کا بے پناہ جوش

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے ایک مکتوب مرقومہ 11۔اگست 1899ء سے اقتباس مطبوعہ الحکم 7 فروری 1936ء ص 5)

"میں نے ایک دن اس بارہ میں عرض کیا فرمایا سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جاوے۔ پہلے مضمون کافی نہیں ہوئے۔ فرمایا دعا نہایت نازک امر ہے۔ اس کے لئے شرط ہے کہ متدعی اور داعی میں ایسا رابطہ مستحکم ہو جائے۔ کہ اس کا درد اس کا درد ہو جائے۔ اور اس کی خوشی اس کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ ویسے ہی متدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے فرمایا اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا چاہتا ہے۔ کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش دے سکنے والا ہو۔ فرمایا کہ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے۔ اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں۔ وہ ایک ہی بات ہے۔ کہ میں کسی شخص کو معلوم کر لوں۔ کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا کے لئے خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے۔ وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔

فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہئے۔ کہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔

جس رنگ اور طرز کی خدمت جس سے بن پڑے پھر فرمایا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قدر و منزلت اسی شخص کی ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہو۔ ورنہ وہ کچھ پروا نہیں کرتا۔ کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مرجاویں۔"

مجھے اس پر کسی حاشیہ اور تفسیر کی ضرورت نہیں۔ حضرت کو جو چیز سب سے زیادہ محبوب تھی اور جو روح آپ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے وہ خدمت دین کا جوش تھا۔

خدام دین کی حوصلہ افزائی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بانی اخبار "الحکم" قادیان کا چشم دید بیان۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کسر نفسی کو اس میں دخل نہیں۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں نے خدمت دین کا وہ مقام نہیں پایا۔ جو حضرت مسیح موعود کا منشاء تھا۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے بھی موقع دیا۔ کہ 4 یا 1905ء میں اخبار پایونیر الہ آباد نے سلسلہ کے خلاف ایک بڑا سخت مضمون لکھا۔ میں نے پایونیر کے اس مقالہ کا بہت مبسوط جواب الحکم کے کئی نمبروں میں لکھا۔ حضرت ہر نمبر کو نہایت جوش اور شوق سے سنتے تھے۔ آپ نے اس سلسلہ مضامین کو بہت پسند فرمایا۔ اور بہت تعریف کی میں نے اس موقعہ کو غنیمت جان کر عرض کیا۔ کہ حضور میرے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اور توفیق دے۔

فرمایا۔ میں تو دعا کرتا ہوں۔ یہ کام تمہارا ایسا ہے۔ کہ فرشتے بھی دعا کرتے ہیں۔

میں اپنی خوش بختی اور سعادت پر ہمیشہ ناز کروں گا۔ کہ میرے محسن و آقا کو وہ خدمت پسند آئی۔ مگر جو روح اس اظہار مسرت میں کام کر رہی ہے وہ یہی ہے۔ کہ آپ خدمت دین ہی کو سب سے محبوب شئے سمجھتے تھے۔

ہر خادم دین کے لئے آپ کے دل میں ایک جوش اور سرور ہوتا تھا۔ ایسے لوگ ہیں جو دنیا داروں کی نظر میں شاید وہ کسی احترام کے مستحق نہ سمجھے جاتے ہوں۔ مگر حضرت ان سے وہ محبت کرتے تھے۔ کہ امرا کو بھی رشک آتا تھا۔ منشی عبداللہ سنوری کا مقام اس لئے بلند تھا۔ کہ وہ حضرت کے عشق میں گداز ہو کر خدمت دین کے لئے تیار رہتے تھے۔ ہمارے سیکھوانی بھائی مال و دولت کے لحاظ سے ممتاز نہ تھے۔ مگر وہ سلسلہ کی ہر قسم کی خدمات میں اپنے وقت میں پیش پیش تھے۔

بابو قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر کے رہنے والے کو شاید آج کوئی جانتا بھی نہ ہو۔ مگر حضرت کی نظر میں وہ بہت پیارے تھے۔ اور اس کا سر یہی تھا۔ کہ وہ مخلص فی الدین تھے۔

حافظ حامد علی صاحب۔ حافظ معین الدین صاحب۔ حافظ غلام محی الدین صاحب۔

(الحکم 7 فروری 1936ء ص 5)

مظلوم پہ جان دے رہا ہوں
بیکس کو امان دے رہا ہوں

ہر درد بسا لیا ہے دل میں
ہر غم کو مکان دے رہا ہوں

تاریکی سے دشمنی ہے مجھ کو
ہر نور پہ جان دے رہا ہوں

ہر حرف ہے میرا حرفِ مطلب
لفظوں کو زبان دے رہا ہوں

یا رب نہ ہو ضائع میری دعوت
میں بانگ ہر آن دے رہا ہوں

پرواز میں ہے دعائے مضطر
بے پر کو اڑان دے رہا ہوں

موتی سے چمک رہے ہیں اشعار
ہیروں بھری کان دے رہا ہوں

کب عہد نبھا سکا وہ بدعہد
میں کس کو زبان دے رہا ہوں

مانگوں گا نہ میں مدد کسی سے
غربت کو بھی آن دے رہا ہوں

کب سر کو جھکا سکی ضعیفی
پیری کو بھی شان دے رہا ہوں

فانی ہے سلیم جسم خاکی
جس جسم پہ جان دے رہا ہوں

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ: فرید احمد ناصر صاحب

جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے دعا کرے

دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات

دعا کی حقیقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل میں آپ دعا ہی کرتے تھے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 219)

دعا کیا ہے اور کس طرح کرنی چاہئے

بہت سے لوگ دعا کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ دعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ سے کہہ دیا۔ اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اول ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے۔ یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے۔ جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت کرنی نہیں پڑے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ ایک باریک سرّ ہے جو اس وقت کھلتا ہے جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے اس سے پہلے اس کی سمجھ میں آنا بھی مشکل ہوتا ہے' لیکن یہ ایک عظیم الشان مجاہدہ کا کام ہے کیونکہ دعا بھی ایک مجاہدہ کو چاہتی ہے۔ جو شخص دعا سے لاپرواہی کرتا ہے اور اس سے دور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا اور اس سے دور ہو جاتا ہے۔ جلدی اور شتاب کاری یہاں کام نہیں دیتی۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جو چاہے عطا کرے اور جب چاہے عنایت فرمائے سائل کا کام نہیں ہے کہ وہ فی الفور عطا نہ کئے جانے پر شکایت کرے اور بدظنی کرے بلکہ استقلال اور صبر سے مانگتا چلا جاوے۔ دنیا میں بھی دیکھو کہ جو فقیر اُڑ کر مانگتے ہیں خواہ اس کو کتنی ہی جھڑکیاں دو اور جتنا چاہو گھر کو مگر وہ مانگتے چلے جاتے ہیں اور اپنے مقام سے نہیں ہٹتے یہاں تک کہ کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہیں اور بخیل سے بخیل آدمی بھی ان کو کچھ نہ کچھ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر انسان جب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے اور بار بار مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم ہے وہ کیوں نہ دے؟ دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے مگر مانگنے والا بھی ہو۔

انسان اپنی شتاب کاری اور جلد بازی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے (-) پس تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو۔ جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ دعا ہو نری بک بک نہ ہو اور زبان کی لاف زنی اور چرب زبانی ہی نہ ہو۔ ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں۔ پنجابی زبان میں ایک ضرب المثل ہے جو دعا کے مضمون کو خوب ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے:۔

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول اس موت کو حاصل کر لے۔ حقیقت میں اسی موت کے نیچے دعا کی حقیقت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔

ان آنکھوں سے وہ نظر نہیں آتا بلکہ دعا کی آنکھوں سے نظر آتا ہے۔ کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہو جاتی ہے ویسے ہی انسان پکار پکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہئے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہو جاوے کہ اس کی ہستی برحق ہے۔ جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل میں صاف ہو گا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل میں مشکل بھی نہیں ہے۔ بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیوے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 216 تا 218)

بلند تر مراتب پانے کے لئے دعا کی ضرورت ہے

ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے' لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ خود اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوری اور اس کے ضعف حال کے متعلق ارشاد فرمایا ہے (-) (النساء : 29) یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا۔ اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 148' 149)

آداب دعا

میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس نقطہ سے جہاں دعا اثر کرتی ہے دور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو ان کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا۔ کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے یا تولہ بھر غذا کھا لے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ سیر ہو جاوے؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرۂ پانی سے اس کی پیاس کب بجھ سکتی ہے' بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے کہ کافی پانی پیوے۔ تب جا کر اس کی تسلی ہو سکتی ہے۔

اسی طرح پر دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں' کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے

بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 204، 205)

ایمانی و عملی طاقت بڑھانے کا ذریعہ

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 207)

لذّاتِ دنیا کی مثال

دنیا کی لذت خارش کی طرح ہے۔ ابتداً لذت آتی ہے۔ پھر جب کھجلاتا رہتا ہے تو زخم ہو کر اس میں سے خون نکل آتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ ناسور کی طرح بن جاتا ہے اور اس میں درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ گھر بہت ہی ناپائیدار اور بے حقیقت ہے۔ مجھے کئی بار خیال آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی مردے کو اختیار دے دے کہ وہ پھر دنیا میں چلا جاوے تو وہ یقیناً توبہ کر اٹھے کہ میں اس دنیا سے باز آیا۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو انسان ان مشکلات دنیا سے نجات پا سکتا ہے، کیونکہ وہ دردمندوں کی دعاؤں کو سن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہوگا۔ اگر تھک جاوے گا تو نری ناکامی نہیں بلکہ ساتھ بے ایمانی بھی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بدظن ہو کر سلب ایمان کر بیٹھے گا۔ مثلاً ایک شخص کو اگر کہا جاوے کہ تو اس زمین کو کھود۔ خزانہ نکلے گا مگر وہ دو چار پانچ ہاتھ کھودنے کے بعد اسے چھوڑ دے اور دیکھے کہ خزانہ نہیں نکلا تو وہ اس نامرادی اور ناکامی پر ہی نہ رہے بلکہ بتانے والے کو بھی گالیاں دے گا، حالانکہ یہ اس کی اپنی کمزوری اور غلطی ہے جو اس نے پورے طور پر نہیں کھودا۔ اسی طرح جب انسان دعا کرتا ہے اور تھک جاتا ہے تو اپنی نامرادی کو اپنی سستی اور غفلت پر محمول نہیں کرتا، بلکہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے اور آخر بے ایمان ہو جاتا ہے اور آخر دہریہ ہو کر مرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 17، 18)

دعا پر ناز کرنا چاہئے

اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا۔ اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (-) خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (احمدیوں) کو ناز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 206)

قبولیت دعا کی شرائط

یہ بات بھی بغور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے، تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے، تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 68)

دعا پر استقامت اختیار کرو

ہر وقت دعا کرتا رہے کیونکہ دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بدخلقی کیا ہزاروں بد خلقیوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے اور اسے کامل مومن بنا دیتا ہے لیکن اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 615)

بھائی کا عیب دیکھ کر دعا کرو

ہماری جماعت کو چاہئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لئے دعا کریں، لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 60)

حضرت مسیح موعود کی چند دعائیں

فرمایا: میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اول۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے، جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں، یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد اول ص 309)

ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچائیں

پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں، کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں، لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل استقلال اور خلوص سے طے کرے، تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (المائدہ:28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے (-) (الرعد: 32) پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے، تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے، تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے، تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے۔ اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

(ملفوظات جلد اول ص 68)

اے میرے ربِّ رحماں تیرے ہی ہیں یہ احساں
مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے
اے میرے یار جانی! خود کر تو مہربانی
ورنہ بلائے دنیا اک اژدھا یہی ہے
جلد آ مرے پیارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
(درثمین)

بقیہ صفحہ 6

مجموعی قومی پیداوار کا 0.4 فیصد مختص کیا جاتا ہے یہ شرح کم از کم 2 فیصد ضرور ہونی چاہئے۔

○ ملک میں امن و امان کی صورت حال کا بہتر ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے اثرات سرمایہ کاری پر پڑتے ہیں۔

○ زرعی شعبہ میں ترقی کے لئے پانی سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ فصلوں کو بروقت اور مناسب پانی ملنے سے ان کی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔ گو کہ اس دفعہ نہروں کی صفائی بہت عمدہ طور پر ہوئی ہے اس کے اثرات جلد ظاہر ہوں گے لیکن اس کے ساتھ نہروں کو مزید مربوط بنانے کی ضرورت ہے۔

○ پاکستان میں عمدہ سے عمدہ بیج تیار کرنے پر بھرپور توجہ دی جا رہی ہے اور اس کے مثبت نتائج نکل رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ عمدہ کھاد اور کیڑے مار دواؤں کی کوالٹی بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ دوسرے ان دواؤں کی قیمتیں سستی ہونی چاہئیں تاکہ کاشتکار کے اخراجات میں کمی ہو اور وہ فصل سے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکے۔ اسکے لئے بجٹ میں گنجائش رکھنی چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

پشاور عجائب گھر کا قیام 1906ء میں عمل میں آیا تھا۔ اور 1947ء تک اس کے منتظم اعلیٰ کیوریٹر نامی ایک انگریز رہے۔ جب ان کا عمل دخل ختم ہوا تو ایم عبدالشکور مرحوم نے یہ فرائض سنبھالے۔ اور ان کے بعد مختلف افراد آئے اور ہر ایک نے اپنی مساعی جمیلہ سے میوزیم کو ترقی دی۔

پشاور عجائب گھر اس وقت جس بلڈنگ میں قائم ہے۔ اس کا قدیم اور اصلی نام وکٹوریہ میموریل ہال تھا۔ میوزیم کا قیام شروع سے اب تک اسی عمارت میں چلا آرہا ہے۔

بشارت احمد چیمہ صاحب

محترم نثار احمد خان صاحب مرحوم

مکرم نثار احمد خان صاحب مرحوم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارہ میں ان کی وفات سے قبل بذریعہ الفضل خبر پڑھی کہ آپ سائیکل پر جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہو کر نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ ابھی کامل شفایابی کی دعائیں جاری ہی تھیں کہ مکرم حافظ مظفر احمد نے چند روز بعد نماز کے بعد اعلان کیا کہ ان کے خالہ زاد بھائی نثار احمد صاحب مربی سلسلہ گلگشت کالونی ملتان وفات پاگئے ہیں۔

دوسرے روز دفاتر میں نماز جنازہ کے بعد تفاصیل سے معلوم ہوا کہ مرحوم گیارہ روز تک سر کی شدید چوٹ کے باعث ہسپتال میں ہی بے ہوش رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔

مرا نہیں ہے تو زندہ ہے اپنے رب کے پاس
جہاں نہ دکھ ہے نہ درد و الم نہ خوف و ہراس

خاکسار کو بہت دفعہ لودھراں جا کر ان سے ملنے اور مہمان نوازی کا لطف اٹھانے کا موقع ملا اور بعد میں ملتان میں بھی ملاقات رہی۔ ان کے حسن اخلاق، طرز تکلم اور سادہ اطوار سے خاکسار از حد متاثر رہا۔ بلکہ بقول محمد صدیق امرتسری صاحب کے یہ بات نثار احمد صاحب مرحوم پر بھی صادق آتی ہے کہ

کسی سے بغض نہ کینہ نہ دشمنی نہ عناد
عجب مربی، عجب رہنما، عجب استاد

نثار احمد خان مرحوم، مکرم عبدالقدیر خان صاحب ریٹائرڈ اکاؤنٹنٹ واپڈا، ونڈالہ روڈ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے فرزند تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ مکرم عبدالستار خان صاحب سابق مربی سپین نہایت عبادت گزار اور احمدیت کی فدائی خاتون ہیں۔ اس خانوادہ کا ایک قابل تقلید واقعہ بطور تحدیث نعمت تحریر ہے کہ ایک پلاٹ صرف اس غرض سے خریدا تا کہ البیت بنوائیں۔ گھر میں بچت کی غرض سے چند انعامی بانڈز خریدے ہوئے تھے۔ تعمیر بیت کی خواہش کی تکمیل کے لئے ایک بانڈ اسی مقصد کے لئے وقف کر کے اس پر "برائے تعمیر البیت" لکھ کر رکھ دیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کی تعمیر کروانے کے لئے غیبی مدد کرتے ہوئے اسی بانڈ پر انعام نکالا۔ اب اس خاندان کے جذبہ اور کوشش نیز مرکز کے تعاون سے خوبصورت البیت تعمیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔

میٹرک کے بعد نثار احمد خان مرحوم نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کیا۔ ملتان اور لودھراں سے قبل ڈسکہ، میانوالی بہاولپور اور علی پور وغیرہ میں بطور مربی کام کیا۔ مفوضہ فرائض کے ساتھ ساتھ تدریس قرآن کریم کا والہانہ شغف تھا۔ اس کی غیر معمولی افادیت کے پیش نظر اپنے حلقہ کے متعدد احمدی گھرانوں میں بے لوث یسرنا القرآن اور قرآن پاک کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک گھرانے میں تدریس قرآن کے بعد دوسرے گھر کو جاتے ہوئے راستہ میں نامعلوم وجہ سے سائیکل سے گرے اور سر کی یہی چوٹ جان لیوا ثابت ہوئی۔

نثار احمد خان مرحوم دین کا شدید جوش رکھنے والے تھے۔ لودھراں ضلع میں دوران تعیناتی آپ پر دعوت الی اللہ کے صلے میں مقدمات بھی ہوئے اور تین ماہ کے لئے اسیر راہ مولیٰ رہ کر ضمانت پر رہائی ہوئی۔ مگر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر قید و بند کی صعوبت جھیل کر ضمانت پر رہائی کے بعد بھی آپ نے اس عزم مسلسل میں کمزوری نہیں دکھائی۔ دنیاوی عدالتوں کے منصف تو کسی دباؤ کے تحت رہائی نہ دے سکے مگر وہ منصف اعلیٰ جو مالک یوم الدین ہے اس نے اس "مجرم" کو 24۔ اپریل 2000ء کو راہ خدا میں قربانی کے رتبے سے نوازا۔ 26۔ اپریل جو عدالت میں پیش ہونے کی تاریخ طے تھی دعوت الی اللہ کا یہ "مجرم" خدائی عدالت میں اپنا کیس لے کر پیش ہو گیا۔

آپ قید و بند کی صعوبتوں اور مخالفین کی دھمکیوں سے خوفزدہ اور مرعوب نہ ہوئے اور تا زیست حکمت عملی اور مومنانہ فراست سے اپنے مقصد کے لئے کوشاں رہے۔

مکرم نثار احمد خان مرحوم سلسلہ کے وفادار اور اطاعت گزار تھے۔ خاموشی طبع آپ کا زیور تھا۔ اپنی ذمہ داری کو ہمیشہ اخلاص اور وفا سے نباہا۔ آپ کی طبیعت میں سنجیدگی اور غیر معمولی احساس ذمہ داری تھا۔ احمدیت کے عاشق اور فدائی تھے دین کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے انسان تھے۔ آپ بفضل خدا کامیاب مربی تہجد گزار نوجوان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان گنت خوبیوں سے مالا مال کئے رکھا تھا۔ اور ہنس مکھ انسان تھے۔ مؤثر اور دلنشیں گفتار کا ملکہ چہرے پر سدا بہار مسکراہٹ اور طبیعت میں مزاح کی حسین حس تھی۔ ہر سامع آپ کی گفتار کا دلدادہ تھا۔ تادم آخر محنت و جانفشانی اور رضائے رب کریم کے تحت اپنوں اور غیروں کی خدمت کی۔ مخالفین احمدیت آپ کو ہمیشہ ایذا پہنچانے اور نیچا دکھانے کی ٹوہ میں رہتے۔ نثار احمد مرحوم کو روحانی پھل دین و دنیا میں حاصل ہوتے رہے۔ آپ امام وقت سے بے حد پیار و عقیدت اور آپ کے لئے اپنے اندر غیرت اور جذبہ اطاعت رکھتے تھے۔ حضور کے ساتھ والہانہ عشق کو ایمان کا لازمی جزو سمجھتے تھے۔ حضور کو اپنے مقاصد میں کامیابیوں کے لئے خود بھی لکھتے۔ اپنے اہل و عیال اور احمدی احباب کو بھی دعا کے لئے باقاعدگی سے تحریر کرنے کی تحریک کرتے رہتے تھے۔ دعوت الی اللہ کے واقعات، تصاویر نیز اختلافی مسائل کے مثبت جوابات پر مشتمل رجسٹر ترتیب دے رکھا تھا دعوت الی اللہ کے مقدمہ میں یہ رجسٹر مخالفین بطور ثبوت جرم عدالت میں پیش کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ رکھے۔ یہ جانکاہ موت حادثاتی تھی یا واقعاتی یقیناً رنگ لائے گی۔ آپ کی موت یقیناً راہ مولا میں قربانی ہے کیونکہ آپ الٰہی مشن کی خاطر میدان عمل میں تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے غمگسار بوڑھے والدین کے علاوہ بیوہ جو کہ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب ریٹائرڈ ریونیو آفیسر واپڈا کی صاحبزادی ہیں۔ نیز چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑا بیٹا ملتان میں کمپیوٹر سائنس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ جبکہ ایک بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نثار احمد خان مرحوم کے بیوی بچوں اور لواحقین کو جو راہ حق میں جان دینے والے کی یادگار ہیں انتہائی شایان شان صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں اس ناگہانی شدید صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ان کے بچوں کو آپ کے نیک نمونہ کو اپنانے کی استطاعت عطا فرمائے۔ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنی عظیم رحمت کا سایہ ہمیشہ ان کے سروں پر رکھے۔ وہ خادم دین بنیں اور مرحوم کی نیک نامی کا باعث بننے والے ہوں۔

اپنے وطن کی سیر

مکرم ظہور احمد صاحب

عجائب گھر پشاور

پشاور جو صوبہ سرحد کا دارالحکومت ہے۔ یہ لوک ورثہ کی دولت سے خوب مالا مال ہے۔ جس کی ایک علامت پشاور کا عجائب گھر بھی ہے۔ جو لوک ورثہ کا بہت بڑا امین اور تاریخ کا بہت بڑا ذخیرہ اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے۔ اس کے نوادرات قبل مسیح کی داستان اپنی خاموش زبان سے دہراتے ہیں۔ سکندر اعظم کے حملہ سے پہلے وادیٔ پشاور گندھارا آرٹ کا بہت بڑا مرکز تھی۔ اور پشکلاوتی (چارسدہ) گندھارا آرٹ کا دارالسلطنت کہلاتا تھا۔ یہ 326 اور 327 قبل مسیح کی بات ہے۔

پشاور میوزیم میں زیادہ تر مجسمے اور نوادرات، چارسدہ، سری بہلول (مردان) تخت بھائی، شاہ جی کی ڈھیریاں (پشاور) اور جمال گڑھی کی کھدائی کے بعد یہاں منتقل کئے گئے ہیں۔ پشاور عجائب گھر میں گندھارا آرٹ کے ساتھ تعلق رکھنے والے مجسمے زیادہ تر مہاتما بدھ کی روزمرہ زندگی کی تصویروں پر مشتمل ہیں۔ جن میں اس کی زندگی کے ہر لمحے کو پیش کیا گیا ہے۔ پتھر کے مجسموں کی تعداد زیادہ ہے جو مختلف سائز کے ہیں۔ جن میں بعض بہت بڑے بڑے دیوہیکل مجسمے بھی ہیں۔ اسی طرح پیتل اور کانسی کے بنے ہوئے مجسمے بھی موجود ہیں۔ ان مجسموں کی تشکیل و تجسیم کے مطالعہ سے صدیوں پرانے رہن سہن اور انسان کے لباس، پوشاک اور طرز زندگی پر بڑی تفصیل سے روشنی پڑتی ہے۔

ان مجسموں کے علاوہ، پتھر کی بنی ہوئی چھوٹی بڑی تختیاں بھی موجود ہیں۔ جن پر وہ نقوش جھلملا رہے ہیں۔ جن کا تعلق مہاتما بدھ اور اس کے ماننے والوں کی سرگرمیوں اور روزمرہ کے معمولات کے ساتھ ہے۔ اسی طرح سیاما جنکا کے مجسموں میں ایک اندھے ماں باپ کی کہانی کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ جن کا اکلوتا بچہ پانی بھرتے ہوئے بنارس کے راجہ کے ظلم کا نشانہ بنتا ہے اور پھر راجہ بچے کی لاش کو اس کے اندھے والدین کے حوالہ کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر وہ تصویریں اس کے علاوہ ہیں جن سے مہاتما بدھ کی پیدائش موت اور ان کی عبادت و ریاضت کے بارے میں تفصیل ملتی ہے۔

پشاور عجائب گھر میں مجسموں کے علاوہ تاریخی نوادرات کا بھی بہت بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔ ان میں مسلمان بادشاہوں کے رائج الوقت سکے، قدیم طرز کا اسلحہ علم اور جھنڈے وغیرہ۔ اسی طرح مغل شہنشاہوں کے فرمان، قدیم حکومتوں کے ڈاکومنٹس علاوہ ازیں نادر ترین کتابوں کے قلمی نسخے، خصوصاً قرآن کریم کے مختلف ایسے نسخے جو کہ خطاطی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ نیز عربی، فارسی، قدیم اردو اور پشتو کے نایاب نسخے بھی عجائب گھر کی اہمیت کو چار چاند لگا رہے ہیں۔ البتہ فارسی اور عربی کے نسخوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔

یہ میوزیم سوات، ہزارہ، چترال اور وادی کالاش کے نوادرات اور ثقافت کا بھی بہت بڑا مرکز ہے۔ صوبہ سرحد کے قدیم زمانے کے لباس خصوصاً وادیٔ کالاش (کافرستان) سے دستیاب لکڑی کے مجسمے اور گھریلو اشیاء وغیرہ پاکستان کی قدیم ثقافت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 4 پر

عبدالحلیم سحر صاحب

بجٹ یا میزانیہ

بجٹ کسی بھی ملک کی معیشت کے لئے بڑا اہم ہوتا ہے اگر یہ حقیقی اور معاشی صورت حال کے لحاظ سے صحیح اعداد و شمار کے ساتھ بنایا جائے تو ملک کی معاشی ترقی کے راستے متعین کر دیتا ہے۔ بجٹ کسی بھی معیشت کی عکاسی کرتا ہے۔ اگر فرضی اعداد و شمار کے ساتھ بنایا جائے تو سارے کا سارا معاشی نظام بگڑ جاتا ہے۔

ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ بجٹ کیا ہوتا ہے اور کس طرح بنایا جاتا ہے اس کے متعلق بعض ضروری بنیادی باتیں معلوم ہونی چاہئیں۔

بجٹ یا میزانیہ کی تعریف

بجٹ ایک ایسا گوشوارہ ہوتا ہے جس میں حکومت آنے والے مالی سال کے لئے اپنی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ پیش کرتی ہے یعنی اس بات کا ذکر ہوتا ہے کہ جاری سال میں کس قدر آمدنی حاصل ہوئی ہے اور آنے والے مالی سال کے دوران کن کن ذرائع سے کتنی آمدنی حاصل ہوگی اس کے ساتھ ساتھ سال رواں کے اخراجات اور نئے مالی سال کے لئے مختلف مدات پر خرچ کی تفصیل بھی درج ہوتی ہے۔

بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ محاصل بجٹ یا آمدنی بجٹ (Revenue Budget)۔ اس میں ٹیکسوں۔ فیس قیمت وغیرہ کے ذریعہ حاصل ہونے والی آمدنی درج ہوتی ہے۔ جبکہ حکومت کے غیر ترقیاتی اخراجات مثلاً دفاع، پولیس، سول انتظامیہ، تعلیم اور صحت وغیرہ کا تخمینہ لگایا جاتا ہے یعنی حکومت مختلف قسم کے ٹیکسوں سے سال بھر کے دوران کتنی رقم حاصل کرے گی اور اسے کس طرح مختلف خدمات بہم پہنچانے والے محکموں پر خرچ کیا جائے گا۔ اگر حکومت کی آمدنی کا تخمینہ اخراجات سے زیادہ ہو تو بجٹ فاضل (Surplus Budget) کہلائے گا۔

اس کے برعکس اگر آمدنی کے مقابلے میں اخراجات کا تخمینہ زیادہ ہوگا تو اسے خسارے کا بجٹ (Deficit Budget) کہا جائے گا۔

دوسرا حصہ سرمائے کا بجٹ (Capital Budget) ہے۔ اس کو ترقیاتی بجٹ بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں حکومت کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ملکی و غیر ملکی امداد اور قرضے ہوتے ہیں جبکہ محاصل بجٹ کی فاضل رقم بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔ اس قسم کے بجٹ کے تمام اخراجات ترقیاتی نوعیت کے ہوتے ہیں مثلاً ریلوں و سڑکوں کی تعمیر، ڈیم اور بجلی گھر تعمیر کرنا، نہریں کھودنا کارخانے لگانا وغیرہ۔

بجٹ کس طرح بنتا ہے؟ مرکزی حکومت کا بجٹ مرکزی وزیر خزانہ تیار کرتا ہے جبکہ صوبائی حکومتوں کے بجٹ کی تیاری و پیش کرنا متعلقہ صوبائی وزیر خزانہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ہمارے ملک پاکستان میں مالی سال یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے۔ اور 30۔ جون کو ختم ہوتا ہے۔

بجٹ بنانے کا طریقہ کار یہ ہے کہ مرکزی وزیر خزانہ کی طرف سے ماہ مارچ میں آمدنی حاصل کرنے والے محکموں مثلاً انکم ٹیکس، کسٹم، ایکسائز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس وغیرہ کو خطوط جاری کئے جاتے ہیں کہ سال رواں میں انہوں نے کتنی آمدنی فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے اور آئندہ سال (بجٹ کے لئے) وہ کتنی رقم مہیا کر سکیں گے اس کے ساتھ ساتھ خرچ کرنے والے مختلف محکموں مثلاً دفاع سول انتظامیہ پولیس، تعلیم، صحت وغیرہ سے بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سال رواں میں کس قدر اخراجات کا اندازہ لگایا اور آئندہ سال انہیں کتنی رقم خرچ کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اس طرح آمدنی فراہم کرنے والے اور خرچ کرنے والے محکمے وزیر خزانہ کو اپنے اپنے تخمینے ارسال کر دیتے ہیں۔ وزیر خزانہ آمدنی اور اخراجات کے تخمینوں کا تفصیل سے جائزہ لیتا ہے۔ اگر آمدنی کے تخمینے اخراجات سے کم ہوں تو وہ آمدنی بڑھانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کرتا ہے۔ اور نئے ٹیکسوں کا جائزہ لیتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آمدنی اور خرچ کے تخمینوں کو آخری شکل دے کر عام طور پر قومی اسمبلی میں پیش کر دیتا ہے۔ جہاں ہر مد پر سیر حاصل بحث ہوتی ہے۔ اور آخر پر یہ سارا بجٹ شق وار منظور کر لیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کی منظوری کے بعد یہ بجٹ یکم جولائی سے نافذ ہو جاتا ہے۔

صوبائی بجٹ کا طریقہ بھی اسی طرح ہے۔ صوبائی وزیر خزانہ آمدنی اور اخراجات کے اندازوں کو حتمی شکل دے کر صوبائی کابینہ میں پیش کرتا ہے۔ جس کی توثیق صوبے کا گورنر کرتا ہے۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے لیکن اس میں بے شمار وسائل موجود ہیں۔ یہاں پر بجٹ میں مناسب تبدیلیاں کرکے 'افراط زر کی شدت کو کم کرکے' بچتوں کے تناسب میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کی رفتار تیز کرکے اور دولت کی مساویانہ تقسیم کرکے ملک کی معاشی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔

بجٹ کی تیاری کے مراحل کے ساتھ ساتھ ملک میں قیمتوں کا نظام بری طرح متاثر ہوتا ہے ضروریات زندگی کی اشیاء اور پیٹرول وغیرہ بجٹ پیش ہونے سے پہلے ہی مہنگے ہو جاتے ہیں۔ اس صورت حال پر کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک تو بجٹ نہایت احتیاط سے تیار کیا جائے دوسرا اس کو خفیہ رکھا جائے تاکہ اس کے منفی اثرات بجٹ سے قبل نہ شروع ہو جائیں۔ بجٹ حکومت اور عوام کے لئے کڑا امتحان ہوتا ہے۔ ایک طرف حکومت کی مقبولیت پر اس کے اثرات ہوتے ہیں اور دوسری طرف عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ اور مہنگائی دونوں اثر انداز ہوتے ہیں۔

بجٹ کے اعداد و شمار حقیقی ہوں تو اس کے اثرات معیشت پر مثبت پڑتے ہیں اگر فرضی اعداد و شمار کے ساتھ بجٹ تیار کیا جائے تو معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس سلسلہ میں احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔ مثلاً 98-1997 کے بجٹ میں جی ڈی پی (G D P) 5.5 فیصد دکھایا گیا جبکہ یہ خسارہ 7.5 فیصد تھا۔ اسی طرح 99-98 کے مالی سال میں خسارہ 5.9 فیصد تھا جبکہ بجٹ میں خسارہ 4.5 فیصد دکھایا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ آئی ایم ایف سے قرضہ حاصل ہو جو کہ اس کے باوجود نہیں ملا۔

پاکستان کو اس وقت وفاقی سطح پر بجٹ میں سالانہ 150 ارب روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ حالات یہ ہیں کہ غیر ملکی قرضوں کا بوجھ 38 ارب ڈالر ہے اور اندرونی قرضے 400۔ ارب روپے ہو گئے ہیں جن میں سے 600۔ ارب روپے قومی بچت سکیموں سے اب تک حاصل کئے گئے ہیں۔

1990ء کے بعد سے موجودہ صورت حال تک افراط زر کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کئی سالوں سے ہماری برآمدات کم ہو رہی ہیں اب صورت حال کچھ بہتر ہوئی ہے۔ بے روزگاری بہت خطرناک حدوں کو چھو رہی ہے۔

مہنگائی نے پورے معاشرہ میں بے چینی کی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ کاروبار پر جمود طاری ہے۔ عام طبقہ جو کہ تنخواہ دار ہو یا مزدور کسی طرح اگر تین سے چار ہزار روپے ماہانہ کما لیتا ہے تو بے چارہ صرف بجلی گیس اور پانی کے بل' کرایہ مکان وغیرہ کے اخراجات پورے کرکے روزمرہ کے اخراجات اور بچوں کی تعلیم کے لئے کچھ بھی نہیں بچتا وہ قرضہ لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف آئی ایم ایف کے دباؤ پر گندم کی سب سڈی ختم کرنے پر آٹے کی قیمتوں پر فوری طور پر فی کلو ایک روپیہ پچیس پیسے سے تقریباً ڈیڑھ روپے تک کا اضافہ کر دیا گیا۔ غریب اور متوسط طبقہ کے اخراجات میں سالانہ کئی سو روپے کا اضافہ ہو گیا۔ پھر آٹے کی قیمت میں اضافہ سے 'میدہ' سوجی' بیکری کی اشیاء 'ڈبل روٹی' بند' رس' کیک وغیرہ کے نرخ بھی بڑھ جائیں گے۔ یہ سارا بوجھ عام آدمی پر پڑے گا جبکہ اس کی ماہوار آمدنی اتنی ہی ہے۔ وہ یہ تمام اخراجات کیسے پورے کرے۔ ایسا بجٹ تیار کیا جائے جس سے عام آدمی کو ریلیف ملے اور وہ خوشحال ہو۔ بجٹ میں مزید ٹیکس نہ لگائے جائیں بلکہ پہلے سے موجود ٹیکسوں کے نظام کو شفاف اور حقیقت پسندانہ بنایا جائے۔

یوٹیلٹی بلوں میں کمی کرکے عوام کو فائدہ دیا جائے۔ اس سے دوسری اشیاء کی قیمتوں پر لازمی طور پر مثبت اثرات پڑیں گے اور غریب آدمی کی قوت خرید میں اضافہ ہوگا۔ تعلیم کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور تعلیم کے لئے بجٹ میں کافی رقم رکھی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کے میدان میں بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ ملک میں موجود بنیادی ادویات کو سستی کرنے کے اقدامات کئے جائیں۔ عجیب بات ہے کہ ایک ہی کمپنی کی دوا بھارت' ایران اور بنگلہ دیش میں سستی ہے لیکن پاکستان میں مہنگی ہے اس صورت حال پر کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک اہم پہلو یہ ہے کہ پیٹرول کی قیمتوں میں عالمی سطح پر کمی ہوتی ہے اس کا براہ راست فائدہ عوام کو پہنچنا چاہئے لیکن یہ کبھی نہیں ہوا۔ بلکہ پیٹرول مہنگا سے مہنگا ہوتا جا رہا ہے اس سے دوسری ضروریات زندگی کی اشیاء مہنگی ہوتی جا رہی ہیں پیٹرول کی قیمتوں کو عالمی سطح پر قیمتوں کے ساتھ منسلک کر دینا چاہئے۔

ٹیکسوں کے نظام کو نہایت سادہ اور آسان بنایا جائے دوسرا یہ کہ عوام میں ٹیکس دینے کا شعور اجاگر کیا جائے لوگ اپنا فرض سمجھ کر ٹیکس ادا کریں۔ ٹیکس دینے والوں کو اس کے ثمرات بھی ملنے چاہئیں جو بنیادی ضروری سہولتیں ہیں وہ گھروں تک پہنچیں ہم اس دنیا کے جدید ترین دور سے گزر رہے ہیں لیکن ابھی تک پانی کا مسئلہ حل نہیں کر سکے پینے کا شفاف اور صاف ستھرا پانی گھروں تک نہیں پہنچ سکا۔ اس بارہ میں بہت زیادہ طویل منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔

لوگ یورپی ممالک کی طرف کیوں ہجرت کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں انسانی بنیادی حقوق ان کو نہیں مل رہے۔ ان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہو رہیں۔ بیرون ممالک میں سارا نظام ٹیکسوں پر چلتا ہے لوگ بڑی خوشی سے ٹیکس ادا کرتے ہیں لیکن اس کے عوض انہیں تمام سہولتیں میسر ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے ہاں بھی یہی سسٹم انصاف کے تقاضوں کے مطابق رائج ہو تو کوئی بعید نہیں ہم دوسری قوموں کو اپنی تقلید پر مجبور کر دیں۔ پاکستانی قوم میں بے شمار صلاحیتیں موجود ہیں ان کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ زرعی شعبہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی طرف بھرپور توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سال اچھی پالیسی سے خدا کے فضل سے گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے۔ بلکہ ہمارے ٹارگٹ بہت پیچھے رہ گئے ہیں پہلے ہم اربوں ڈالر خرچ کرکے گندم درآمد کرتے تھے اب ہمیں اس کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس قسم کی پالیسیاں بنا کر دوسری زرعی اجناس مثلاً کپاس' چاول وغیرہ کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ہم ابھی تک تحقیقی میدان میں دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت پیچھے ہیں۔ ہمارے پاس محنتی اور نامور سائنسدان موجود ہیں لیکن ان کو وہ سہولتیں میسر نہیں جو تحقیقی میدان میں درکار ہیں۔ ان کو ایسا ماحول دیا جائے کہ وہ اپنی پوری توجہ تحقیق میں لگا دیں اور نئے سے نئے میدان سر کریں۔

○ انرجی اور پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر نئے ڈیم تعمیر کئے جائیں۔

○ سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے اس وقت

باقی صفحہ 4 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

میزائل دفاعی نظام پر عمل ہوا تو......

چین نے کہا ہے کہ اگر میزائل دفاعی نظام پر عمل ہوا تو امریکہ کو دنیا پر فوجی برتری حاصل ہو جائے گی۔ امریکی پروگرام سے بین الاقوامی سطح پر خلائی ہتھیاروں کی تیاری کا نیا دور شروع ہو جائے گا۔ بیجنگ واشنگٹن کے میزائل دفاعی نظام کی سخت مخالفت کرتا ہے اور اسے ناقابل قبول قرار دیتا ہے۔ واشنگٹن کے میزائل پروگرام میں تائیوان کی شمولیت کو بیجنگ کے خلاف ایک براہ راست اقدام سمجھتے ہیں جس کی چینی عوام کبھی اجازت نہیں دیں گے۔

رابڑی دیوی اور لالو پرساد پر فرد جرم

بھارت میں احتساب کے طاقتور ادارے سی بی آئی کی نامزد عدالت نے گزشتہ روز بہار کی وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی اور ان کے شوہر بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادیو کے خلاف فرد جرم عائد کر دی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اثاثے چھپائے ہیں۔ عدالت کے اس فیصلے کے بعد بہار میں صورت حال کشیدہ ہو گئی ہے۔ خصوصی عدالت نے مقدمہ کی مزید سماعت کیلئے 4 جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ لالو پرساد مرکزی حکومت کے سخت مخالفوں میں شمار ہوتے ہیں۔

بھارت میں مون سون کی بارشیں

بھارت میں مون سون کی بارشوں نے مزید آٹھ افراد کی جان لے لی ہے۔ جنوب مغربی علاقوں مدھیہ پردیش' بہار اور مشرقی اترپردیش میں تازہ ہلاکتوں کے بعد اب تک 33- افراد مون سون کی بارشوں کا شکار ہو چکے ہیں۔

نیپالی پولیس اور باغیوں میں لڑائی

نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو کے قریب جبار کوٹ نامی گاؤں میں نیپالی پولیس اور ماؤ باغیوں کے درمیان لڑائی میں آٹھ پولیس اہلکار اور دو باغی ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق یہ لڑائی کھٹمنڈو سے 224 میل دور گاؤں میں آدھی رات کے وقت شروع ہوئی۔ باغیوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی جبکہ ان کے مقابلے میں صرف 52 پولیس والے تھے۔ چوبیس اہلکار ابھی تک لاپتہ ہیں۔

"نومبر 17" نے ذمہ داری قبول کرلی

یونانی دہشت گرد گروپ "نومبر 17" نے یونان میں برطانوی ملٹری اتاشی کے قتل کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ گروپ کے ترجمان نے بتایا کہ ہم نے مذکورہ اتاشی کو کوریا کے معاملے پر قتل کیا ہے۔

عیسائیوں پر حملوں میں بھارتی حکومت شامل

بھارت کے عیسائی رہنماؤں کی بشپس کانفرنس نے الزام لگایا ہے کہ بھارت میں عیسائیوں پر حملے کی سازش میں حکومت ملوث ہے۔ ان عیسائی تنظیموں نے عیسائی اقلیت پر ہندوؤں کے حملوں اور ان کے خلاف پھیلائی جانے والی نفرت کی پرزور مذمت کی ہے۔ فادر ڈونلڈ ڈی سوزا نے بتایا کہ آندھرا پردیش میں کئے جانے والے حملے نہایت منصوبہ بند سازش کے ذریعے ہوئے۔ جو حکومتی تائید کے بغیر ممکن نہیں انہوں نے عیسائیوں پر حملوں میں ملوث افراد کو فوری طور پر گرفتار کئے جانے کا مطالبہ کیا۔

اترپردیش میں ہندوؤں کے حملے کا خطرہ

اترپردیش میں مشنری سکولوں پر ہندوؤں کے حملے کا خطرہ ہے۔ انتظامیہ کو فول پروف سیکیورٹی انتظامات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سیکیورٹی چیف نے ضلعی انتظامیہ کو حکم نامہ بھجوادیا ہے۔ علاقے کی صورت حال متھرا میں پادری جارج کے قتل سے خراب ہوئی۔ پادری جارج کو منگل کے روز بعض افراد نے ہلاک کر دیا تھا۔ آزاد ذرائع نے بتایا ہے کہ پادری کے قتل میں ہندو انتہاپسندوں کا ہاتھ ہے۔

سال رواں میں آزاد فلسطینی ریاست

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ سال رواں میں آزاد فلسطینی ریاست قائم کر دی جائے گی۔ رملہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عرب لیڈروں نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس میں بیت المقدس کو آزاد فلسطینی ریاست کا دارالحکومت بنانے کی حمایت کی ہے۔

ایڈز میں بھارت نمبرون

وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت ایڈز میں دنیا بھر میں نمبرون ہے کیونکہ اس ملک کے 40 لاکھ افراد اس لاعلاج بیماری میں مبتلا ہیں۔ اقتصادی ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ایچ آئی وی (ایڈز) کی وجہ سے بھارت کی معاشی نشوونما کو دھچکا لگے گا۔

شمالی افغانستان کے قحط زدگان کی امداد

شمالی افغانستان کے قحط زدگان کی امداد کیلئے اقوام متحدہ کے طیاروں نے خوراک گرانا شروع کر دی ہے۔ بسکٹوں اور دیگر خوراک کے بنڈل صوبہ سمنگان میں گرائے گئے ہیں۔ مزید خوراک گرائی جائے گی۔ دو ماہ کے دوران خشک سالی کی وجہ سے 77- افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم حکیم عطاء اللہ جان بھٹی صاحب مورخہ 5- جون 2000ء رات ساڑھے نو بجے بعمر 95 سال وفات پا گئے۔ مورخہ 6- جون 2000ء کو بعد نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم عبدالماجد صدیقی صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ) نے دعا کروائی۔

مرحوم کو لمبا عرصہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ کو بطور طبیب لمبا عرصہ بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مکرم حکیم عطاء الرحمٰن ناصر صاحب جان یونانی دواخانہ کے والد تھے۔ آپ نہایت سادہ ملنسار اور زندہ دل انسان تھے۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم شیخ طارق محمود صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ شہر کے بڑے بھائی مکرم شیخ خالد محمود صاحب ابن مکرم شیخ لعل محمد صاحب مورخہ 2-6-2000 بروز جمعہ رات سوا نو بجے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے ہیں بوقت وفات ان کی عمر 56 سال تھی۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیلامی ملبہ

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر 32-33-34-35 کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 15-6-2000 کو فروخت کیا جائے گا۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ دیگر شرائط دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

ضروری اعلان

ربوہ کے وہ احباب جنہوں نے نئے ٹیلیفون کنکشن کے لئے درخواست دی ہے اور تاحال ان کو ڈیمانڈ نوٹس جاری نہیں ہوا وہ اپنے اصل شناختی کارڈ کے ساتھ تشریف لا کر اپنا ڈیمانڈ نوٹس ٹیلیفون ایکسچینج سے حاصل کر لیں کسی قسم کی شکایت ہو تو S.D.O صاحب فونز سے رابطہ کر لیں۔

امداد کتب مستحق طلبہ

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے امسال بھی ربوہ کے مستحق طلبہ میں کتب اور کاپیاں تقسیم کیں۔ جماعت اول تا دہم 447 طلبہ کو نئی کتب دی گئیں۔ جن کی مالیت -/73600 روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت نہم و دہم کے 15 پرانے سیٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ امسال بک بینک کے سلسلہ میں زعماء کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے محلّہ میں مستحق طلبہ کی ضروریات خود فراہم کریں۔ اور جن کی ضروریات پوری نہ کر سکیں ان کی درخواستیں دفتر مقامی ارسال کریں۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ کتابوں کے پیکٹس طلبہ کو گھر پہنچائے گئے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری نصیر حیدر بسراء صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ عائشہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب نوید مربی سلسلہ بورکینا فاسو کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21-4-2000 کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت "اسماء نوید" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عقیل احمد صاحب مرحوم آف لیہ کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالکریم صاحب)

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم عبدالکریم صاحب مکان نمبر 14/13 دارالصدر جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 65/21 واقع محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کی دو بیٹیوں صادقہ منیر صاحبہ اور عابدہ کریم صاحبہ کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ رحمت بی بی صاحبہ (بیوہ)
2- محترمہ صادقہ منیر صاحبہ (دختر)
3- محترمہ ساجدہ کریم صاحبہ (دختر)
4- محترمہ عابدہ کریم صاحبہ (دختر)
5- محترمہ محمودہ کریم صاحبہ (دختر)
6- مکرم محمد داؤد ندیم صاحب (پسر)
7- مکرم عبدالولی صاحب (پسر)
8- محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ (دختر)
9- محترمہ فہمیدہ کریم صاحبہ (دختر)
10- محترمہ ذکیہ نرگس صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 10 جون۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 12۔جون۔ غروب آفتاب۔ 7-17
منگل 13۔جون۔ طلوع فجر۔ 3-20
منگل 13۔جون۔ طلوع آفتاب 4-59

تاجروں کی ہڑتال کی غیریقینی صورتحال

تاجروں اور حکومت کے درمیان مذاکرات کی کامیابی یا ناکامی کے بارے میں غیریقینی صورت حال کی وجہ سے تاجروں کی ہڑتال بھی تذبذب کا شکار رہی۔ لاہور میں گورنر پنجاب اور تاجر تنظیموں کے درمیان ہڑتال کے خاتمہ کا معاہدہ ہوا مگر اس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ جزوی عمل درآمد کے نتیجے میں بعض مارکیٹیں کھل گئیں مگر کئی جگہ ہڑتال برقرار رہی۔ اسلام آباد میں حکومت کی مذاکراتی کمیٹی اور تاجر ایکشن کمیٹی کے درمیان مذاکرات کامیاب رہے۔ تاجروں نے ہڑتال ختم کر دینے کا اعلان کیا۔ تاجر ایکشن کمیٹی نے بتایا کہ حکومت نے ہمارے مطالبات پر غور کرنے کیلئے 29۔رکنی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ اسلام آباد میں تاجروں کے وفد کی قیادت فضل الرحمان دتو نے کی۔

متضاد بیانات

گوجرانوالہ میں ایک گروپ نے ہڑتال کے خاتمے کا بیان جاری کیا تو دوسرے نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے پھر دکانیں بند کرادیں۔ تاجر رہنما حاجی مقصود بٹ نے کہا کہ گورنر پنجاب نے تاجر دوست کا ثبوت دیتے ہوئے ڈیڈ لاک توڑ دیا۔ آج کاروبار شروع کر دیا جائے۔ مسلسل ہڑتال سے ہمیں طعنے مل رہے تھے۔ خواجہ اظہر گلشن نے کہا کہ گورنر نے لازوال مثال قائم کی ملک ہڑتالوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ عنصر ظہور بٹ نے کہا کہ ہڑتال جاری رہے گی حکومت نے تاجروں کو دھوکہ دیا۔ مذاکرات کے بعد دتو نے بیان دیا کہ تنازعے کے حل کے لئے کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ انجم نثار نے کہا کہ حکومتی رویہ میں لچک پیدا نہیں ہوئی۔

پشاور میں تاجر پولیس تصادم

پشاور میں پولیس اور تاجروں میں تصادم کا سلسلہ جاری رہا۔ فائرنگ سے 4۔افراد زخمی ہو گئے چارسدہ روڈ پر تاجروں نے کاروبار شروع کیا ہی تھا کہ سروے ٹیمیں پہنچ گئیں۔ تاجروں نے شٹر گرا کر مظاہرہ شروع کر دیا پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی اور فائرنگ کی انجمن تاجروں نے کہا ہے کہ ہم پرامن تھے کوئی مظاہرہ نہیں کیا۔

مذاکرات کرنے والے دشمن ہیں

معروف تاجر رہنما عمر سیلیا نے تاجروں سے کہا ہے کہ وہ ہڑتال کریں۔ مذاکرات کرنے والے لوٹے اور چلے ہوئے کارتوس ہیں۔ تاجر دوست اور دشمن کو پہچان لیں۔ کیونکہ دوست نما دشمن ان کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ سی بی آر معاملات کو بند گلی تک لے آئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر خزانہ اپنے 70 ملین ڈالر اور بیوی بچوں کو پہلے پاکستان لائیں۔ پہلے اپنا ٹیکس ادا کریں۔ پھر ہم سے بات کی جائے۔

نسیم حسن شاہ کی تردید

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ میں نے امام خمینی کو پیغمبرانہ خصوصیات کا حامل قرار نہیں دیا تھا۔ اسلامی انقلاب کا عظیم رہنما کہا تھا۔

سابق حکمرانوں کو شرم آنی چاہیے

سپریم کورٹ کے جج اور قائم مقام چیف جسٹس مسٹر جسٹس بشیر جہانگیری نے کہا کہ ایوب سے نواز دور تک تمام حکمرانوں نے انسانی حقوق پامال کئے انہیں شرم آنی چاہیے۔ یہ لوگ جب اقتدار سے باہر ہوتے ہیں تو انہیں بنیادی انسانی حقوق کا خیال آتا ہے اور جب حکمران ہوتے ہیں تو بندے غائب کراتے ہیں۔

مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دارالصدر جنوبی ربوہ
Service to Humanity
* الٹرا ساؤنڈ (ماہر لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی)
صرف 200 روپے
* ای سی جی
* کلینیکل لیبارٹری اور پتھالوجی کے لئے لاہور میں پتھالوجسٹ سے رابطہ
* 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس (گائنی - میٹرنٹی سرجیکل - میڈیکل ایمرجنسی سروس)

ڈاکٹر مبارک احمد شریف	ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ
فزیشن اینڈ سرجن	الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ اینڈ
فون نمبر 213944	گائنی کالوجسٹ

CPL 61